خواجہ غلام فریدؒ کے کلام پر عربی زبان کے اثرات

ڈاکٹر محمد افضل ربانی☆

خواجہ غلام فریدؒ جنوبی پنجاب کے ایک عظیم شاعر تھے۔ آپ بہت سی زبانوں کے ماہر تھے۔ عربی، فارسی، اردو، ہندی، سرائیکی، سندھی اور پوربی زبان میں لکھ پڑھ سکتے تھے۔ ان کی اس ہفت زبانی کا ثبوت ان کے کلام سے بھی ملتا ہے۔ جس میں نہ صرف انہوں نے ان زبانوں کے الفاظ بلا تکلف استعمال کیے ہیں بلکہ ان زبانوں میں شعر کہہ کر اپنی قابلیت کے جوہر دکھائے ہیں۔ (۱) خاص طور پر سرائیکی زبان میں ان کا کلام جو ۲۷۲ کافیوں پر مشتمل ہے۔ اپنی شعری خوبیوں کے باعث سرائیکی زبان و ادب میں تقدس کا درجہ رکھتا ہے۔ (۲)

آپ نے اس زبان کو عربی (ام الالسنہ) کے حسین امتزاج سے چار چاند لگا دیئے ہیں۔ خواجہ صاحب کی شاعری پر مشتمل دیوان (دیوان فرید) متعدد مرتبہ شرح کے ساتھ چھپ چکا ہے۔ جو آپ کے مقام تصوف، علم و ادب اور فن شاعری پر شاہد عدل ہے۔ محققین نے آپ کی اردو شاعری پر بھی مقالات لکھے ہیں۔ انسان دوستی کے جذبات کی عکاسی کی بدولت خواجہ صاحب کے کلام کو آفاقیت حاصل ہو گئی ہے۔ اس روحانی پیشوا نے اپنے کلام کے ذریعے اسلامی اخلاقیات کی بے حد خدمت کی ہے۔ آپ کے خلوص اور محبت کی وجہ سے آپ کا کلام ہر کہ ومہ، پڑھے لکھے اور ان پڑھ کی زبان پر بے ساختہ جاری ہو جاتا ہے۔

حضرت خواجہ غلام فریدؒ نے اپنے کلام میں قرآنی آیات، تراکیب احادیث نبویہ، عربی محاورات اور استعارات کا جا بجا استعمال بڑے عمدہ اور ماہرانہ انداز میں کیا ہے۔ لیکن عربی زبان میں آپ کے متعلق نہیں لکھا گیا۔ زیر نظر مقالہ میں ہم نے آپ کے حالات زندگی (مختصراً) علمی مقام، آپ کی شاعری اور آپ کے کلام پر "عربی زبان کے اثرات" پر قلم اٹھایا ہے تاکہ عربی دان طبقہ کو بھی خواجہ صاحب کی علمی و ادبی خدمات اور شخصیت سے متعارف کرایا جا سکے۔

☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ عربی اسلامیہ یونیورسٹی بھاولپور

نام و نسب:

خواجہ غلام فریدؒ بن خواجہ خدا بخش بن قاضی محمد عاقل بن مخدوم محمد شریف..... اس طرح آپ کا سلسلہ نسب حضرت فاروق اعظمؓ سے جا ملتا ہے۔(۳)

ولادت:

آپ ذی الحجہ ۱۲۶۱ ھج/۱۸۴۳ء کو چاچڑاں ضلع رحیم یارخاں میں پیدا ہوئے۔(۴) (الف) اور ۱۳۱۹ھ بمطابق ۱۹۰۱ء میں وصال فرمایا۔ آپ کی مرقد کوٹ مٹھن شریف میں مرجع خلائق ہے۔(۴) ب

حالات اور خاندانی پس منظر:

آپ کے جد اعلیٰ مالک بن یحییٰ عرب سے ترک وطن کر کے سندھ چلے آئے تھے۔ اپ کی نسل میں شیخ حسین خود سلسلہ سہروردیہ کے معروف صوفی بزرگ گزرے ہیں لیکن خواجہ غلام فریدؒ کے جدامجد قاضی محمد عاقل نے خواجہ نور محمد مہاروی رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔(۵)

خواجہ غلام فریدؒ کے والد خواجہ خدا بخش ایک صاحب بصیرت عالم اور پاکیزہ سیرت صوفی تھے۔ خواجہ غلام فریدؒ ابھی آٹھ سال کے تھے کہ آپ کے والد انتقال کر گئے جب کہ والدہ پہلے ہی انتقال کر چکی تھیں۔ اس طرح آپ کی تعلیم و تربیت آپ کے بڑے بھائی خواجہ غلام فخرالدینؒ نے کی۔ جو خود ایک بلند پایہ عالم اور صاحب حال بزرگ تھے۔ خواجہ غلام فریدؒ نے آٹھ برس کی عمر میں قران کریم حفظ کر لیا۔ تیرہ سال کی عمر میں خواجہ غلام فخرالدینؒ کے ہاتھ پر بیعت کی اور آپ کی نگرانی میں تفسیر' حدیث' فقہ اور دوسرے متداول علوم میں دسترس حاصل کی اور پھر آپ کے ساتھ ہی درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔(۶) ۱۲۸۸ ھجہ میں جب خواجہ غلام فخرالدینؒ نے انتقال فرمایا تو آپ مسند خلافت پر متمکن ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر ۲۸ برس سے متجاوز نہ تھی۔(۷)

خواجہ غلام فریدؒ کی شخصیت بڑی پروقار' جاذب نظر اور بارعب تھی۔ آپ علمی تحقیق اور جستجو کے بہت دلدادہ تھے۔ تاریخ اور تصوف کے مسائل کو نہایت محققانہ نظر سے پرکھتے تھے۔ رسالہ فوائد فریدیہ' ملفوظات مقابیس المجالس' مناقب فریدی اور ارشادات فریدی سے آپ کی

علمی بصیرت کا پتہ چلتا ہے۔ آپ احکامات شریعت کی سختی سے پابندی کیا کرتے تھے۔ غیر اسلامی رسوم کے شدید مخالف تھے۔ سلاسل و طرق میں سے شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ اور سلسلہ چشتیہ سے وابستہ تھے۔ فراخ دل' نفاست پسند اور نہایت خوش ذوق تھے۔(۸)

خواجہ غلام فریدؒ کی شاعری

حضرت خواجہ غلام فریدؒ فطری شاعر تھے۔ آپ پر اشعار کی آمد ہوتی اور خیالات و احساسات خود بخود الفاظ میں ڈھلتے چلے جاتے۔ بقول پروفیسر دلشاد کلانچوی :

(خواجہ صاحب عموماً حالت وجد میں اشعار کہتے تھے۔ یعنی حال وارد ہوتا تو کچھ لکھتے ورنہ نہیں۔ ہر وقت فکر سخن میں محو رہنا ان کا معمول نہ تھا۔ لکھنے پر آتے تو الہام کی کیفیت ہوتی)(۹) الف

خواجہ غلام فریدؒ کی شاعری کا مقام

اگر ہم سرائیکی ادب میں خواجہ غلام فریدؒ کے مقام کا تعین کرنا چاہیں تو ہم بلا خوف تردید یہ کہہ سکتے ہیں کہ خواجہ صاحب کو سرائیکی شاعری میں وہی مقام حاصل ہے جو اردو شاعری میں میر اور اقبال کو حاصل ہے۔ جس طرح اردو شاعری میں آج تک ان کے پائے کا کوئی دوسرا شاعر پیدا نہیں ہو سکا۔ اسی طرح سرائیکی میں کوئی شاعر خواجہ غلام فریدؒ کے مقام تک نہیں پہنچ سکا۔ آپ کی شاعری سے سرائیکی ادب و شعر نئے شعور سے آشنا ہوا۔ آپ نے سرائیکی شاعری میں جس روایت کو قائم کیا اس سے پہلے سرائیکی شاعری میں یہ روایت کہیں نظر نہیں آتی۔ آپ نے سرائیکی ادب کو زندگی و شگفتگی اور قوت و توانائی بخشی۔

سرائیکی زبان برصغیر پاک و ہند کے بیشتر حصوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ دنیا کی دوسری ثروت مند (Rich) زبانوں کی طرح سرائیکی زبان میں بھی ہر قسم کا ادبی مواد ملتا ہے جس میں مذہبی' شعری اور افسانوی موضوعات پر بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ قصص' بزرگوں کے اقوال' صوفیاء کرام کے ملفوظات کے علاوہ قرآن کریم کے تراجم و تفاسیر اور احادیث کی تشریح و توضیح کی بے شمار کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ جامعات کی سطح پر اسلامیہ یونیورسٹی بھاولپور میں سرائیکی شعبہ قائم کیا گیا ہے جہاں سے سرائیکی زبان و ادب میں ایم اے کی ڈگری دی جاتی ہے۔ سرائیکی زبان میں شعراء کی تعداد کسی دوسری زبان کے شعراء سے کم نہیں۔

شاعری کے طرز و فکر میں عرب شعراء سے آپ کی مماثلت:

حضرت خواجہ غلام فریدؒ فاروقی النسل ہونے کی وجہ سے فطرتاً عربی ذوق کے حامل تھے۔ آپ کی شاعری میں عرب شعراء کی طرح سادگی' بدویت سے محبت' تشبیب میں دیہاتی حسن کی تعریف' روہی' ٹیلوں' ریگستانوں اور ریگستان کے درختوں لانڑہ' پھوگ' چشمے' جنگلی اور روہی کے جانوروں کا ذکر بالخصوص ملتا ہے۔ بادل' بارش اور روہی کی رنگینیوں کے نظارے' محبوب کے ہجر میں رونا اور اس کے آثار کا ذکر' سب کچھ عرب شعراء کے ساتھ مماثلت ہے۔

بدویت سے محبت اور دیہاتی حسن کی تعریف پر متنبی کہتا ہے۔

۱- حسن الحضارة مجلوب بتطرية- وفي البداوة حسن غير مجلوب (۹ ب)

ترجمہ :- شہر کا حسن تصنع کا محتاج ہے جبکہ دیہاتی حسن کو کسی تصنع کی ضرورت نہیں۔ خواجہ صاحب نے اس مضمون کو اس طرح بیان کیا ہے۔

وچ روہی دے رهندیاں نازک نازو جٹیاں
راتیں کرن شکار دلیں دے- ڈیھاں ولوڑن مٹیاں (۹ ج)

متنبی کہتا ہے :

۲- ماأوجه الحضر المستحسنات به- كأوجه البدويات الرعابيب (۹ د)

ترجمہ :- خوب صورت شہری چہرے' دیہاتی (بناوٹ سے پاک) چہروں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

خواجہ صاحب فرماتے ہیں۔

سوہٹے جمل جمیل بداوی- شمس قمر دے نال مساوی
سارے حسن جمال دے حاوی- ساڈے گوشے ہاں دے ہن (۹ ز)

عرب شعراء کی طرح خواجہ صاحب کے کلام میں روہی (ریگستانوں)' کے جانوروں کا ذکر بالخصوص ملتا ہے۔ امروٴالقیس اپنے کلام میں ریگستانوں کے جانوروں کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے۔

وواد كجوف العير قفر قطعته به- الذئب يعوى كالخليع المعيل (۹ ر)

ترجمہ (محبوبہ کے وصال کے لئے) میں نے بہت ساری وسیع اور بنجر وادیاں عبور کیں جہاں بھیڑیا ہارے ہوئے جوئے باز کی طرح چلا رہا تھا۔

خواجہ صاحب روہی کے جانوروں کا ذکر اس طرح کرتے ہیں۔

تڈڑے چیکن گیرے گھوکن
جرکھاں ترکھاں لونبڑ کوکن

گوھیں شوکن سانڈے پھوکن
نانگیں دی شوں شوں ہے یار (۹ز)

خواجہ صاحب ملک عرب سے اپنی بے پناہ محبت کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں۔

دیس عرب دا ملک طرب
سارا باغ بھار۔ (۹س)
عرب شریف دی سوہنڑیں ریتے
لاوے دل نوں پرم پریتے (۹ش)

امرؤالقیس اپنے کلام میں ہرنی کی مینگنیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

تری بعر الارام فی عرصاتھا
وقیعانھا کانھا حب فلفل (۹ص)

خواجہ صاحب گائے کے فضلہ (گوبر) کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

پاہ ہنباہ اوگار گینندے۔ میں لیکھے اکسیر (۹ ض)

امرؤالقیس اپنے محبوب کے فراق میں کہتا ہے

قفا نبک من ذکری حبیب و منزل
بسقط اللوی بین الدخول فحومل (۹ ط)

خواجہ صاحب کہتے ہیں۔

تتی رو رو واٹ نھاراں
کڈاھیں سانول موڑ مھاراں

آپ کی شاعری پر عربی زبان کا اثر

آپ کی شاعری میں توحید، رسالت، احترام اکابر، عظمت کعبہ، حسن و عشق، پندونصائح، وحدۃ الوجود، ہجر و فراق، رجائیت اور آخرت جیسے مضامین بڑی کثرت سے نظر آتے ہیں۔ آپ نے ان تمام مضامین میں تراکیب قرآنی، احادیث نبویہ، عربی زبان کے الفاظ، کلمات اور استعارات نہایت عمدہ طریقے سے استعمال کئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ عربی زبان و ادب سے گہرا لگاؤ اور وابستگی رکھتے تھے۔

بیت اللہ شریف کی زیارت سے فراغت پر فرماتے ہیں

اے قبلہ اقدس عالی۔ ہر عیب کنوں ہے خالی (۱۰ الف)

"خالی" :- خلا یخلو خلوا فھو خال ای خالی (عربی لفظ ہے)

اتھ عبد عبید سوالی۔ جنئیں جو منگیا سو پایا (۱۰ ب)

"سوالی" سئال یسئال سئالا و سؤالًا سے ھے

اس شعر میں قبلہ، اقدس، عالی (عالی) علا یعلو علوا فھو عال سے ہے۔ خالی اور سوالی (سائل۔) سب عربی الفاظ ہیں۔ جو نہایت خوبصورت انداز سے استعمال کئے گئے ہیں۔

وہ امن اللہ معظم۔۔ وہ حرم اللہ محرم

وہ بیت اللہ مکرم۔۔ ہے رحمت دا سرمایا (۱۱)

اس شعر میں معظم، حرم اللہ، محرم، مکرم، رحمت، سب عربی الفاظ ہیں۔

تھیا بے شک آمن بے غم۔ جو حرم احاطے آیا (۱۲ الف)

یوں لگتا ہے یہ گویا سورۃ ال عمران کی آیت نمبر۹۷ (من دخلہ کان امنا) ہی کا ترجمہ ہے۔ اس شعر میں احاطے کا لفظ احاطہ سے ماخوذ ہے جس کے معنی گھیرنے اور احاطہ کر لینے کے ہیں۔

اسی طرح امن کا لفظ بھی عربی ہے جو امن یا من امنا سے ماخوذ ہے۔

کر یاد حریم حرم کوں۔ دکھ پیش پرانڑے غم کوں

دل آکھے کھاواں سم کوں۔ ہے جیونڑ کوڑ اجایا (۱۳ الف)

ان اشعار میں حریم حرم اور سم عربی الفاظ ہیں :

الحریم : موضع متسع حول قصر الملک تلزم حمایتہ (۱۳ ب) حریم،بادشاہ کے محل کے ارد گرد ایسی وسیع جگہ کو کہتے ہیں جس کی حفاظت ضروری ہو۔ اسی طرح چاردیواری اور احاطہ کو بھی حریم کہتے ہیں، عرب خواتین کو پردے میں رہنے کی وجہ سے حریم کہتے ہیں۔

السم : کل مادۃ اذا دخلت الجوف عطلت الاعمال الحیاتیۃ (۱۴ الف)

سم : ایسے مواد کو کہتے ہیں جو پیٹ میں داخل ہوتے ہی زندگی کے افعال کو معطل کر دیتی ہے۔

غم بھی عربی لفظ ہے۔ المنجد میں ہے غم۔ غماہ ای احزنہ (۱۵ الف)

کم تھیاں کوڑیاں ذات صفاتاں۔ لمن الملک دا دورہ آیا (۱۵ ب)

اس شعر میں قرآنی ترکیب لمن الملک الیوم۔ للہ الواحد القھار (۱۵ج) کو استعمال کیا گیا ہے۔

خمر طهوروں پی پیمانے- تھیوسے عاشق مست یگانے
بھل گئے صوم صلوۃ دو گانے- رندی مشرب سانگ رسایا(۱۶الف)
خمر عربی لفظ ہے- قرآن مجید میں یسئلونک عن الخمر (۱۶ ب)

اس طرح طہوروں طہر سے ماخوذ ہے- قرآن مجید میں ہے- وسقاھم ربھم شرابا طھورا (۱۷) خمر طھوروں : ای المشروب الطاھر. جس کا معنی ہے پاکیزہ مشروب- عاشق، صوم، صلوۃ، مشرب سب عربی الفاظ ہیں-

نحن اقرب راز انوکھا- وھومعکم ملیا ھوکا (۱۸الف)

اس شعر میں خواجہ صاحب نے قرآنی ترکیب نحن اقرب الیہ من حبل الورید(۱۸ب) اور وھو معکم اینما کنتم (۱۹الف) کو عمدہ طریقے سے استعمال کیا ہے-

وفی انفسکم سر الھی- لودلیتم فاش گواھی (۱۹ ب)

اس شعر میں قرآنی ترکیب وفی انفسکم افلا تبصرون (۲۰) کو اور ترکیب حدیث لودلیتم کو بہت خوب صورت طریقے سے سمویا گیا ہے- حدیث شریف اس طرح ہے... ثم قال وایم اللہ لودلیتم احد کم بحبل الی الارض السفلی السابعہ لھبط ثم قرأ ھو الاول والاخر والظاھر والباطن وھوبکل شی ءعلیم (۲۱)

حسن ازل دی چال عجیبے- طرح لطیفے، طرز غریبے
آپ ہے عاشق آپ رقیبے- تھی دلبر جگ موھیس سارا(۲۲)

اس شعر میں حسن، ازل، عجیب، لطیف، طرز، غریب، عاشق اور رقیب سب عربی الفاظ ہیں-

کتھ مطرب کتھ تان ترانے- کتھ عابد کتھ نفل دو گانے
کتھ صوفی کتھ مست یگانے- کتھ رنداں میس کرے اتارا(۲۳)

مطرب، عابد، نفل، صوفی سب عربی الفاظ ہیں-

کیا افلاک عقول عناصر- کیا متکلم، غائب، حاضر (۲۴)

اس بیت میں کیا کے علاوہ تمام الفاظ عربی ہیں-

پیش کیتا جیئیں فھم فکر کوں- لیت لعل دی ارکھر کوں (۲۵)

اس شعر میں فہم اور فکر عربی زبان میں سے ہیں- لیت، لعل حروف مشبہ بالفعل ہیں- لیت کا لفظ تمنا کے لیے اور لعل کا احتمال کے لئے استعمال ہوتا ہے- مثلاً لیت الشباب یعود- اور لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا"

پڑھ بسم اللہ گھولیم سر کوں- چاتم عشق اجارا (۲۶)

اس شعر کے پہلے مصرع میں قرآنی ترکیب بسم اللہ کو استعمال کیا ہے اور دوسرے مصرع میں اجارا عربی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی ہے- مزدوری اور ٹھیکہ- المنجد میں ہے-

اجر' اجرا اجارۃ آجرایجارا کافأہ و اثابہ علیہ (۲۷)

لائے پھوگ فرید سوھیساں- سٹ گھر بار تے بار وسیساں (۲۸)

اس شعر میں لفظ (بار) ویرانہ کے معنی میں استعمال ہوا ہے- عربی میں یہی لفظ بنجر زمین کے لئے استعمال ہوتا ہے- ابن منظور لکھتے ہیں-

البوار الھلاک' بار' بور' وبوارا وابارھم اللہ والبور الارض التی لم تزرع وھوجمع البوار وھی الارض الخراب التی لم تزرع (۲۹)

قرآن مجید میں بھی یہ لفظ اسی معنی میں استعمال ہوا ہے-

و کانوا قوما بورا (۲۹ ب) وکنتم قوما بورا (۲۹ ج) واحلوا قومھم دار البوار (۳۰ الف)

دردوں ٹھڈڑیاں آھیں کڈھدی- رو رو ڈیواں باک

ڈکھڑا انگ نی ماوندا (۳۰ ب)

اس شعر میں لفظ (آھیں) اور باک دونوں عربی الفاظ ہیں- آھیں آہ سے مشتق ہے-

آہ' واہ' و آہ' و آھا- آہ آہ کرنا (۳۱)

اسی طرح لفظ باک: بکی یبکی بکاء فھو باک سے ہے جو اصل میں باکی تھا- (ی) پر رفع ثقیل ہونے کی وجہ سے اسے حذف کر دیا گیا تو باک رہ گیا-

سس ننانڑاں مارم طعنے- مھنڑیں ڈیوم ما (۳۲)

اس شعر میں لفظ طعنے عربی کے لفظ طعنا" سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں نیزہ مارنا' عیب لگانا(۳۲) اور ما عربی کے لفظ ام سے مشتق ہے-

آ ڈیکھ فرید دا بیت حزن- ھم روز ازل دی تانگھ طلب (۳۳)

اس شعر میں بیت حزن عربی ترکیب ہے- جیسے سیدہ خدیجہ اور جناب ابو طالب کی وفات کے سال کو آپ ﷺ نے (عام الحزن) فرمایا ہے- آپ ﷺ کے وصال کے بعد سیدۃ النساء فاطمۃ الزھراء غم و الم کی وجہ سے الگ تھلگ جس حجرے میں رہنے لگیں اسے بیت الاحزان کہا جانے لگا- احزان: حزن کی جمع ہے- لفظ طلب بھی عربی زبان میں سے ہے-

حکمات عجب - شبہات عجب
درجات عجب - درکات عجب
آیات عجب - طاعات عجب
طاغوت تے لات منات عجب (۳۴)

دونوں شعروں کے آخر میں لفظ "تے" جو شعری ضرورت کے لئے لایا گیا ہے' کے علاوہ تمام الفاظ عربی ہیں جنہیں خوبصورت انداز میں استعمال کیا گیا ہے۔

خوش خضر دے فلسفیات عجب
ظلمات تے آب حیات عجب (۳۵)

اس شعر کے پہلے مصرع میں حضرت خضرؑ اور حضرت موسیٰؑ کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے جس کا ذکر قرآن مجید کی سورۃ کہف کی آخری آیات میں ہے۔ (۳۶) فلسفیات' عجب' خضر' عربی الفاظ ہیں۔

لایدرکہ الابصار عجب - لایحجبہ الاشکال عجب (۳۷)

شعر کے پہلے مصرع میں قرآنی ترکیب لا تدرکہ الابصار و ھویدرک الابصار (۳۸) کو سمویا گیا ہے۔ اس طرح لایحجبہ الاشکال بھی عربی ترکیب ہے۔

واہ جذبتہ من جذبات عجب - راحات عجب' لذات عجب (۳۹)

اس شعر میں (واہ) کلمہ تعجب اور خوبی کے لئے استعمال ہوا ہے سارا شعر عربی کلمات سے مزین ہے (۴۰)

تلبیس عجب - تانیس عجب
تقدیس عجب - سطوات عجب
اوہام عجب - ابہام عجب
اعلام عجب - الہام عجب (۴۱)
جبریل عجب - تنزیل عجب
ترتیل عجب - تعمیل عجب (۴۲)

تنزیل قرآنی آیت تنزیل من رب العالمین (۴۳) اور ترتیل قرآنی آیت "ورتل القرآن ترتیلا" (۴۴) سے ماخوذ ہے تعمیل اور عجب عربی الفاظ ہیں۔

ھے نخل عجب بے طور عجب
ھے موسی تے میقات عجب (۴۵)

"ہے" کے علاوہ سب الفاظ عربی زبان سے ہیں۔ اس شعر میں حضرت موسیٰؑ کی نبوت اور اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کے ذکر کو سمویا ہے۔

ھے شمس تے مدالظل عجب۔ ھے عکس عجب ذرات عجب (۴۶)

اس شعر میں مدالظل قرآنی ترکیب ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

الم ترکیف مدالظل ولوشاء لجعلہ ساکنا(۴۷)

باقی الفاظ بھی عربی زبان میں سے ہیں۔

واللیل ھے رمز بطون عجب - والقلم عجب ھے نون عجب
والتین ھے والزیتون عجب - والشمس تے والصافات عجب(۴۸)

دونوں شعروں میں واللیل' والقلم' نون' والتین' والزیتون' والشمس' والصافات قرآنی سورتوں کے نام ہیں جو خوبصورت انداز سے سموئے گئے ہیں۔

من این الی این است عجب
ما الحاصل فی البین است عجب
من علم الی العین است عجب
اسرار رموز نکات عجب (۴۹)

انسان کی ابتدا اور پھر نقل مکانی (موت) کی طرف عربی ترکیب کے ساتھ اشارہ ہے۔ پیدائش اور موت کے درمیانی وقت کو البین کہہ کر تعبیر کیا ہے۔ البین اصل میں بین ہے۔

دوسرے شعر کے پہلے مصرع میں علم سے مراد ابتدائی معلومات ہیں اور العین سے مراد عین الیقین اور مشاہدہ حق ہے۔ دونوں شعر عربی کلمات سے مزین ہیں۔

بیشک حرب حبیب زبیب (۵۰)
پلڑے پیم نصیب یصیب (۵۱)
ان القلب الیہ ینیب (۵۲)

پہلے مصرع میں حرب حبیب زبیب عربی ترکیب ہے۔ دوسرا مصرع اس طرح ہے النصیب یصیب ولوکان تحت الجبلین کہ جو چیز مقدر میں ہو وہ مل کر رہتی ہے خواہ وہ دو پہاڑوں کے نیچے ہو۔ اس ترکیب کو شاعر نے نہایت عمدہ انداز سے استعمال کیا ہے۔

ان القلب الیہ ینیب (۵۲) یہ جملہ قرآنی ترکیب ویھدی الیہ من ینیب (۵۳) سے مستفاد ہے۔

سر مکتوم معماجید۔ دنیاتوں خود چنیا سید
ذوق نماز نساء تے طیب (۵۴)

اس شعر میں سر، مکتوم، جید، سید، ذوق، نساء اور طیب سب عربی الفاظ ہیں۔ آخری مصرع ترکیب حدیث نبوی سے ہے۔ ارشاد ہے:

عن انس قال النبی ﷺ حبب الیّ من دنیاکم ثلاث: النساء والطیب و جعل قرۃ عینی فی الصلاۃ (۵۵)

کل شیء غیر خدادی ھالک بے بنیاد (۵۶)

اس شعر میں قرآنی ترکیب کل شیء ھالک الا وجھہ (۵۷الف) کو سمویا گیا ہے۔ اسی مفہوم کو مشہور عربی شاعر لبید اس طرح ادا کرتا ہے:

الا کل شیء ما خلا اللہ باطل (۵۷ ب)

ناز نھورے غمزے تیڈے مصحف دی تفسیر (۵۸)

اس شعر میں غمزے (۵۹) مصحف اور تفسیر عربی الفاظ ہیں۔ اس شعر میں شاعر نے حضرت عائشہ کے قول کان خلقہ القرآن (۶۰) سے استفادہ کیا ہے۔

کتھے راز اناالحق فاش تھیا ۔ کتھے سبحانی وا ورد پڑھیا
کتھے انی عبد رسول کھیا سبحان اللہ سبحان اللہ (۶۱ الف)

اناالحق، سبحان اللہ عربی تراکیب ہیں۔ انی عبد میں قرآنی ترکیب انی عبداللہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔ (۶۱ ب) اور لفظ "رسول" قرآنی آیت قل یا ایھاالناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا (۶۱ ج) سے مستفاد ہے۔

لیس کمثلہ شیء (۶۲) سب شے اس نوں جانڑ (۶۳)

اس شعر کا پہلا مصرع سورۃ شوری کی آیت نمبر ۱۱ سے ہے۔

سکھ ریت روش منصوری نوں۔ ھنڑ ٹھپ رکھ کنز قدوری نوں (۶۴)

اس شعر میں خواجہ صاحب نے فقہ کی دو بنیادی اور اہم کتب کنزالدقائق اور القدوری کا ذکر کیا ہے دونوں کتب عربی میں ہیں۔ اور فقہ حنفی کے ستون شمار ہوتی ہیں۔ اول الذکر کے مصنف حافظ الدین سلفی ہیں جو آٹھویں صدی کے فقیہ ہیں اور مؤخرالذکر کے

مصنف محمد بن احمد بن جعفر بن حمد ان المعروف (قدوری) ہیں جو چوتھی صدی کے فقیہ ہیں۔(۶۵ الف)

جو ہے مرد محقق موقن - اسد تھیا شیطان بھی مومن
ملل نحل کل قیم دین (۶۵ ب)

اس شعر میں محقق، موقن، مومن، اور آخری مصرع کے تمام الفاظ عربی ہیں۔ الملل و النحل معروف عالم علامہ ابن حزم کی کتاب ہے۔

اصل الاصول شهدنه- همه سو بسو همه کو بکو(۶۶)

اس شعر کا پہلا مصرع عربی ہے۔

نهیں قال بے شک حال هے - پلپل اساڈے نال هے
نازک مزاج نازنین - هذا جنون العاشقین (۶۷)

اس شعر کے پہلے مصرع میں قال، حال عربی الفاظ ہیں۔ دوسرے شعر کا دوسرا مصرع عربی ترکیب ہے۔

مذهب مشرب لا مذهب دا- لب هے سارے ارث عرب دا
شاهد درس حدیث قرآن (۶۸ الف)

اس شعر میں لفظ (دا) کے علاوہ تمام الفاظ عربی ہیں۔

ارواح نفوس عقول مثال- اشباح عیاں نہاں کھوں- (۶۸ ب)

اس شعر میں ''نہاں کھوں'' کے علاوہ تمام عربی الفاظ ہیں۔ ارواح، روح کی جمع، نفوس، نفس کی، عقول، عقل کی، اشباح شبح کی جمع ہے۔ اس کے معنی ہیں شخص (۶۸ ب)

انواع کهوں اوضاع کهوں- اطوار کهوں اوزان کهوں
تینوں عرش کهوں، افلاک کهوں- تینوں ناز نعیم جنان کهوں(۶۹)

پہلے شعر میں انواع، نوع کی جمع ہے اس کے معنی ہیں قسم، اوضاع، وضع کی جمع ہے اس کے معنی ہیں بناوٹ اطوار، طور کی جمع ہے اس کے معنی ہیں طریقے۔ اور اوزان وزن کی جمع ہے۔ لفظ ''کھوں'' کے علاوہ سارا شعر عربی الفاظ سے بنا ہوا ہے۔ دوسری مصرع میں عرش، افلاک، نعیم اور جنان عربی الفاظ ہیں اور قرآن مجید میں لفظاً'' و معناً'' استعمال ہوئے ہیں۔ مثلاً ثم استوی علی العرش (۷۰) افلاک، فلک کی جمع ہے یہ عربی لفظ ہے۔ نعیم: قرآن مجید میں مختلف مقامات پر آیا ہے اسی طرح جنان کا لفظ بھی عربی ہے جو جنت کی جمع ہے۔

یبقی وجه ربک- باقی کل شیء فان- (۷۱)

سارا شعر عربی کلمات پر مشتمل ہے- پہلا مصرع قرآنی آیت و یبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام(۷۲) سے مستفاد ہے- اور دوسرے مصرع میں کل من علیھا فان (۷۳) سے استفادہ کیا گیا ہے-

ہے دنیا اصل احاد عجب- ہے دین الوف مآت عجب (۷۴) اس شعر میں اصل' دنیا' احاد اور عجب عربی الفاظ ہیں- احاد جمع ہے اس کا واحد ہے احد- الوف جمع ہے اس کا واحد الف ہے جس کا معنی ہے ہزار- مآت جمع ہے اس کا واحد مئة ہے اس کا معنی ہے سو-

خواجہ صاحبؒ کا پورا دیوان اسی طرح عربی تراکیب اور محاورات سے مزین ہے- بعض کافیاں تو پوری کی پوری قرآنی تراکیب' احادیث نبوی' عربی کلمات و الفاظ سے مستفاد ہیں جو حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے علم و فضل اور علوم عربیہ پر آپ کی مہارت اور قابلیت پر شاہد عدل ہیں-

نوٹس

۱- شہاب دھلوی : خواجہ غلام فرید (حیات و شاعری) ۲۳۸

۲- مجلّہ الزبیر (دیوان فرید نمبر) ۱۹۹۵ء اردو اکادمی بھاولپور : ۵

۳- اردو دائرہ معارف اسلامیہ ۱۵/۳۳۵

۴-ا شہاب دھلوی : ۳۴ اردو دائرہ معارف اسلامیہ : جلد ۱۵/۳۳۵' خواجہ طاہر محمود کوریجہ : ۲۴۶

۴-ب اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد ۱۵/ ۳۳۵

۵- ایضاً ۳۳۵' دیوان فرید (مقدمہ) نوراحمد فریدی : ۲۴

۶- اردو دائرہ معارف اسلامیہ : جلد ۱۵/۳۳۵' شہاب دہلوی : ۶۳-۷

۷- شہاب دہلوی : خواجہ فرید' "حیاۃ و شاعری" ۷-۴- خواجہ طاہر محمود کوریجہ : خواجہ فرید اور ان کا خاندان-۲۵۶

۸- ایضاً ۵۲' ۵۵' ۶۱' خواجہ طاہر محمود کوریجہ : ۳۲۰

۹-الف بحوالہ دیوان فرید (مقدمہ) مولانا نوراحمد فریدی ۵۶-

۹ب- دیوان المتنبی ۱/ ۲۹۱

۹ج۔ دیوان فرید ترجمہ دبیر الملک عزیز الرحمٰن کافی نمبر ۱۳۶۔
۹د۔ دیوان المتنبی ۱/۲۹۱
۹ذ۔ دیوان فرید ترجمہ ازدبیر الملک عزیز الرحمٰن کافی نمبر ۸۷۔
۹ر۔ دیوان امرؤالقیس : ۲۳
۹ز۔ دیوان فرید (ترجمہ ازدبیر الملک عزیز الرحمٰن) ۱۴۲ کافی نمبر ۴۲
۹س۔ دیوان فرید ۵۲۱ (ترجمہ مولانا نوراحمد فریدی)۔
۹ش۔ دیوان فرید ترجمہ دبیر الملک عزیز الرحمٰن ۲۹۰۔
۹ ص۔ امرؤالقیس :۸۔
۹ ض۔ دیوان فرید ترجمہ از دبیر الملک عزیز الرحمٰن) کافی نمبر ۵۹
۹ ط۔ امرؤالقیس : ۸۔
۹ ظ۔ دیوان فرید (ترجمہ دبیر الملک عزیز الرحمٰن ۳۲۹ کافی نمبر ۹۷
۱۰الف۔ البقرہ ۴ : فلنولینک قبلة ترضها۔
۱۰ب۔ دیوان فرید (ترجمہ مولانا نوراحمد فریدی) ۱۵۰
۱۱۔ دیوان فرید۔ (ترجمہ مولانا نوراحمد فریدی) ۱۵۱
۱۲الف۔ اشارة الی : جعل اللہ الکعبة البیت الحرام قیاما۔ المائدہ : ۹۷
۱۲ب۔ دیوان فرید (ترجمہ مولانا نوراحمد فریدی) ۱۵۲
۱۳الف۔ ایضاً
۱۳ب۔ المنجد ۱۳۰
۱۴۔ نفس المصدر : ۳۱۸
۱۵۔ الف۔ نفس المصدر : ۵۵۸
۱۵ب۔ دیوان فرید (ترجمہ مولانا نوراحمد فریدی) ۱۵۹
۱۵ج۔ غافر : ۱۶
۱۶الف۔ دیوان فرید (ترجمہ مولانا نوراحمد فریدی) ۱۵۹۔
۱۶ب۔ البقرہ : ۲۱۹۔
۱۷۔ الدھر :۲۱۔
۱۸الف۔ دیوان فرید (ترجمہ مولانا نور احمد فریدی) ۱۵۹۔

۱۸ب۔ ق : ۱۶

۱۹الف۔ الحدید : ۴۔

۱۹ ب۔ دیوان فرید (ترجمہ مولانا نوراحمد فریدی) ۱۸۴

۲۰۔ النازعات : ۲۱۔

۲۱۔ احمد بن حنبل ۲/۳۷۰

۲۲۔ دیوان فرید (ترجمہ مولانا نوراحمد فریدی) ۱۸۵۔

۲۳۔ ایضاً۔

۲۴۔ ایضاً : ۱۸۶

۲۵۔ ایضاً : ۱۹۶۔

۲۶۔ ایضاً : ۲۳۲

۲۷۔ المنجد فی اللغۃ والا علام:۴

۲۸۔ دیوان فرید (ترجمہ مولانا نوراحمد فریدی) ۱۹۷

۲۹الف۔ ابن منظور۔ لسان العرب ۴/۸۶۔

۲۹ ب۔ الفرقان : ۱۸۔

۲۹ ج۔ الفتح : ۱۲

۳۰الف۔ ابراھیم : ۲۸۔

۳۰ ب۔ دیوان فرید (ترجمہ مولانا نوراحمد فریدی) ۲۲۷

۳۱۔ المنجد فی اللغۃ والا علام:۲۰۔

۳۲۔ ایضاً : ۴۶۶

۳۳۔ دیوان فرید (ترجمہ مولانا نوراحمد فریدی) ۲۶۵۔

۳۴۔ ایضاً : ۲۷۲، ۲۷۲۔

۳۵۔ ایضاً : ۲۷۴

۳۶۔ الکہف : ۶۰ ومابعد

۳۷۔ دیوان فرید (ترجمہ مولانا نوراحمد فریدی) ۲۷۸۔

۳۸۔ الانعام : ۱۰۳

۳۹۔ دیوان فرید (ترجمہ مولانا نوراحمد فریدی) ۲۸۰

۴۰۔ المنجد فی الغة والا علام: ۹۲۲ واہ' واہ وواہا کلمة تعجب من طیب الشی ء
۴۱۔ دیوان فرید (ترجمہ مولانا نوراحمد فریدی) ۲۸۳' ۲۸۴
۴۲۔ دیوان خواجہ فرید (ترجمہ دبیرالملک عزیز الرحمٰن) ۱۷
۴۳۔ الواقعہ: ۸۰' الحاقہ: ۴۳۔ ۴۴۔ المزمل: ۴
۴۵۔ دیوان فرید (ترجمہ مولانا نوراحمد فریدی) ۲۹۳۔
۴۶۔ ایضاً: ۲۹۴۔
۴۷۔ الفرقان: ۴۵
۴۸۔ دیوان فرید (ترجمہ مولانا نوراحمد فریدی) ۳۰۲' ۳۰۳
۴۹۔ ایضاً: ۳۰۳' ۳۰۴'
۵۰۔ ایضاً: ۳۱۰۔
۵۱۔ ایضا: ۳۱۱۔
۵۲۔ ایضاً: ۳۱۳
۵۳۔ الشوری: ۱۳۔
۵۴۔ دیوان فرید (ترجمہ مولانا نوراحمد فریدی) ۳۱۴
۵۵۔ احمد بن حنبل: ۲/۱۹۹
۵۶۔ دیوان فرید (ترجمہ مولانا نوراحمد فریدی) ۳۳۸
۵۷الف۔ القصص ۸۸۔
۵۷ب۔ جرُجی زیدان ۱/۱۰۸
۵۸۔ دیوان فرید (ترجمہ مولانا نوراحمد فریدی) ۳۹۴
۵۹۔ غمز' جسة و کبسه بالید' غمزاً بالعین اوالحاجب اشار الیه بها' المنجد: ۵۵۹
۶۰۔ احمد بن حنبل: ۶/۱۸۸۔ سالتها عن خلق النبیؐ فقالت: القرآن۔
۶۱الف۔ دیوان فرید (ترجمہ ازدبیر الملک عزیز الرحمٰن) ۵۰۲۔
۶۱ب۔ مریم: ۳۰۔ ۶۱ ج۔ الاعراف: ۱۵۸
۶۲۔ الشوری: ۱۱
۶۳۔ دیوان فرید (ترجمہ دبیرالملک عزیزالرحمٰن) ۴۵۶۔
۶۵۔ ایضاً: ۳۹۶

۶۵الف- الموسوعة الفقهية ۱/۳۶۵، ۳۷۳-

۶۵ب- ایضاً ۲۶۸

۶۶- دیوان فرید: (ترجمہ دبیرالملک عزیزالرحمٰن) ۳۴۶-

۶۷- ایضاً: ۳۲۳-

۶۸الف- ایضاً: ۴۴۲

۶۸ب- المنجد: ۱۷۳-

۶۹- ایضاً: ۳۰۶

۷۰- یونس: ۳-

۷۱- دیوان فرید (دبیرالملک ۴۵۶)

۷۲- الرحمٰن ۴۷-

۷۳- الرحمٰن ۴۶-

۷۴- دیوان فرید از دبیرالملک ۷۳

المراجع

۱۔ ابن منظور، جمال الدین محمد بن مکرم ابن منظور الافریقی لسان العرب۔ دار صادر۔ بیروت

۲۔ احمد بن حنبل: المسند۔ دار صادر بیروت

۳۔ جرجی زیدان: تاریخ اداب اللغة العربیة: دار مکتبة الحیاة بیروت۔

۴۔ خواجہ طاہر محمود کوریجہ۔ خواجہ فرید اور ان کا خاندان۔ الفیصل ناشران و تاجران کتب اردو بازار لاہور

۵۔ دیوان امرؤ القیس۔ (تحقیق ابوالفضل محمد ابراہیم)۔ دار المعارف مصر ۱۹۶۴ء

۶۔ دیوان فرید: ترجمہ دبیر الملک مولانا عزیز الرحمٰن۔ اردو اکیڈمی بہاولپور

۷۔ دیوان فرید: ترجمہ مولوی نور احمد فریدی۔ قصر الادب رائٹرز کالونی ملتان

۸۔ دیوان المتنبی (شرح عبدالرحمٰن البرقوقی)۔ دار الکتاب العربی بیروت

۹۔ الزبیر: دیوان فرید نمبر ۱۹۹۵ء اردو اکیڈمی بہاولپور

۱۰۔ شہاب دہلوی، مسعود حسن، خواجہ فرید (حیات و شاعری)۔ اردو اکیڈمی بہاولپور

۱۱۔ المنجد فی اللغة والاعلام۔ دار المشرق بیروت